یہ دل آوارہ

ازقلم مومنہ شاہ

سیکینڈ لاسٹ قسط 14

ناول بینک ویب پر شائع ہونے والے تمام ناولز کے جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہے۔ خلاف ورزی کرنے والے کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جا سکتی ہے۔ اگر آپ اپنی تحریر ناول بینک پر شائع کروانا چاہتے ہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں سینڈ کردیں۔ آپ کی تحریر ناول بینک ویب پر شائع کردی جائے گی۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

E-mail : pdfnovelbank@gmail.com
WhatsApp : 92 306 1756508

ناول بینک انتظامیہ

نیلم کی صبح آنکھ کھلی تو اسنے کمرے میں نگاہ دوڑائ ، آدم کو ارد گرد ڈھونڈا پر شاید وہ اٹھ کر جاچکا تھا ، شہر واپس ----- یا پھر گھر ہی تھا، اسے کوئ اندازہ نہیں تھا۔ وہ کسلمندی سے آنکھیں مسلتی دوپٹہ ٹھیک کرکے کمرے سے نکل کر باہر آئ تھی۔

صبح صبح کا وقت تھا۔ ہلکی ہلکی روشنی چہار سو آسمان پہ پھیلی ہوئ تھی۔ وہ ارد گرد ہریالی پہ نظر دوڑاتی ، جیسے ہی کھلے میدان میں آئ۔ آدم سامنے ہی چار پائ پہ سر تھامے بیٹھا تھا۔ اسنے ارد گرد پھپھو کو تلاش کیا ، پر پھپھو کہیں نا دکھیں ، اور دن تو اس وقت تک پھپھو جاگ چکی ہوتیں تھی۔ وہ پھپھو کے کمرے میں گئ پر وہاں نا پھپھو تھیں۔ اور نا ہی آدم کی دونوں بہنیں تھیں۔ وہ پریشان سی واپس باہر آئ تھی۔ اور ناچار اسے آدم کو مخاطب کرنا پڑا تھا۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

"پھپھو اور چھوٹیاں کہاں ہیں؟؟۔ "

آدم نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"منال کی ساس کا انتقال ہوگیا ہے ، امی وہاں گئ ہیں۔ "

اوہ ۔۔۔۔۔ "اسے افسوس ہوا۔ "

ناشتہ کیا ہے تم نے۔۔۔۔؟؟؟۔ "نیلم نے سائڈ پہ پڑی دودھ کی بھری ہوئ بالٹی اٹھاتے پوچھا۔

تمہارے جنوں نے دیا ہے۔ "اسنے بھوئیں اچکا کر کہا۔ "

"لڑنے کو تیار رہنا ہر وقت ضروری ہے کیا۔ "

"میں لڑا تو نہیں ، میں نے محض ایک بات کی ہے۔ "

تمہاری محض بات کسی لڑائ سے کم نہیں۔ "نیلم نے اسے گھورا۔ "

"تم تو بس مجھ سے جیلس ہوتی رہنا۔ "

کچھ ذیادہ ہی غلط فہمیاں پال رکھی ہیں تم نے۔ "نیلم نے لکڑیاں اٹھاتے کہا۔

غلط فہمیاں میں نے نہیں پالی ، تم نے پیدا کردی ہیں۔ "آدم نے سنجیدگی سے کہا۔

واہ آدم صاحب کیا خوب ہیں ناں !!!آپ جناب بھی ، خیر مجھے کوئ شکوہ ہے ہی نہیں ، شاید ہمارے بیچ یہ جو تعلق ہے ناں اس کی بنیاد ہی بے حد کمزور تھی اسی لیئے جڑتے ہی بکھر گیا۔ "نیلم نے چولہے میں آگ جھونک کر کہا،

اپنی کوتاہیئوں کا الزام ہمارے تعلق کی بنیاد کو دینے کی کوئ ضرورت نہیں۔ "آدم نے تڑپ کر کہا۔

بلکل ٹھیک کہا ساری غلطی ------ سارا قصور میرا اپنا تھا۔ زندگی میں پہلی بار کسی سے دل لگایا اور وہ بھی انتہائ غلط جگہ لگایا۔ کاش میں یہ غلطی نا کرتی تو آج آپکے یہ الفاظ اسقدر تکلیف نا دیتے مجھے۔ "نیلم روندھی آواز میں کہا۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

نیلم یہ تم بھی اچھے سے جانتی ہو ، کہ منال کے لیئے جو الفاظ تم نے استعال کیئے وہ بلکل بھی درست نہیں تھے۔"

جی بلکل بجا فرما رہے ہیں آپ۔ "نیلم نے سرد لہجہ میں کہا۔ "

نیلم اپنی غلطی قبول کر لینے میں کوئ برائ نہیں۔ "آدم نے نرمی سے کہا۔ "

ہمم بلکل اپنی غلطیاں قبول کرنے میں بے شک کوئی برائی نہیں پر شرط یہی " ہوتی کے آپ غلط ہوں ۔ "نیلم کی آنکھیں آگی تپش سے چمک رہی تھیں۔

"مجھے اندازہ نہیں تھا کہ تم اسقدر ہڈ دھرم ہوگی۔ "

اب تو ہوگیا ناں۔۔۔!!!!۔ "اسنے آنکھیں گھما کر کہا۔ "

تم سے بحث کرنا ہی فضول ہے ، ناشتہ بناؤ جلدی پھر منال کی ساس کی میت " "پہ ہمیں بھی جانا ہے۔

"مجھ بحث کرنا حقیقتا فضول ہے۔ "

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

****

زندگی بہت مشکل ہوتی جا رہی ہے آپی۔ "سجل نے صوفہ پہ سکڑ کر بیٹھتے اداسی " سے کہا۔

"خیریت ایسی کونسی مشکل آگئ میری چھوٹی سی بہن کی زندگی میں ----؟؟؟؟-"
تبسم نے نرمی سے پوچھا۔

"----شادی کی تیاریاں اور پھر اتنا کام مطلب ----مجھے تو عادت نہیں ناں اتنا
سب ایک ساتھ ہینڈل کرنے کی۔ "اسنے جلد بات سنبھالی۔ کھلا تھا

" ارے تو تم کونسا اکیلی ہو میں ہوں ناں تمھارے ساتھ ----- اور آدم نے مجھ
سے وعدہ کیا ہے کہ وہ چند دنوں میں نیلم کو لے آئے گا۔ پھر تو تمہارے آدھے
سے زیادہ کام وہ ہی سنبھال لے گی۔ "تبسم نے سجل کی بری کا جوڑا ترتیب سے
طے کرتے کہا۔

"سچ---- !!!!وہ آرہی ہے مجھے تو اسکی اسقدر یاد آرہی ہے اتنے دنوں سے۔ "
سجل کا مرجھایا روپ لمحوں میں تھا۔
تبسم اسکی پرجوشی دیکھ کر مسکرائ تھی۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

سچ کہہ رہی ہوں بھلا اس میں بھی کوئی جھوٹ بولنے والی بات ہے۔ "تبسم نے ہنس کر کہا۔

بس آپی نیلم آجائے ، پھر سچ میں میری ساری پریشانیاں ختم ہوجائیں گی۔ "سجل نے پرسوچ انداز میں کہا۔

"بس دعا کرو تم وہ جلد آجائے۔ "

"امین۔"

سجل اور تبسم کپڑوں کو الٹ پلٹ کر دیکھ رہی تھی ، جب دور بیل کی چنگھاڑتی ہوئی آواز انکے کانوں سے ٹکرائی۔

میں دیکھتی ہوں نجانے کون آیا ہے۔ "سجل نے اپنے پیر صوفہ پہ سے اتار کر اپنی چپلوں میں اڑسا کر اٹھی۔

Visit website For More Novels www.urdunovelbank.com

پتلی راہ داری پار کرکے وہ گیٹ کے پاس آئ۔ دروازہ کھولا تو سامنے کھڑے شخص کو دیکھ اسکا رنگ زرد پڑا تھا۔ آخری ملاقات کا ایک ایک لمحہ نگاہوں کے سامنے سے گزرا وہ سب یاد آتے دونوں کے دل قدورت سے بھر گئے تھے۔ ،

بھابھی کہاں ہیں انہوں نے بلایا ہے مجھے۔ "غازی نے اسکی آنکھوں سے لپکتی " نفرت کو نظر انداز کیا۔

اندر ہیں۔ "سجل نے الفاظ کو ایسے پیس کر کہا۔ جیسے غازی کو اپنے دتوں تلے " دبایا ہو۔

غازی نے بھوئیں اچکا کر اسے دیکھا۔

بھابھی سے تو مل لوں گا ، پر تمہیں بھی وارننگ دے دوں ----- اس شادی " سے انکار کردو۔ "غازی نے دیوار گیر شیشہ میں اپنا اور اسکا عکس دیکھا۔ ایک کمینی سی ہنسی اسکے لبوں کی تراش میں نمودار ہوئ۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

غازی نے سجل کو تھام کندھوں سے تھام کر اسکا رخ شیشہ کی طرف کیا۔ سجل یکدم سٹپٹائ۔

سامنے دیکھو کہاں میں خوبرو سا شخص اور کہاں تم کالی سی لڑکی ---- سوچنا "

"ضرور---- اس بارے میں۔

ایک منٹ کالی کس کو بولے ---- میں کالی نہیں ہوں میری رنگت گندمی " ہے۔ "اسرخ چہرے سمیت تپے ہوئے لہجہ میں کہا۔

پھر بھی میرے سامنے کالی ہی لگتی ہو ۔ "اسنے اپنے آستین فولڈ کیئے اور اسے " دیکھ ہلکی سی مسکان پاس کی۔ اور اس مسکان نے ہی سجل کے زخموں پہ جلتی کا کام کیا۔

غازی سیدھا سجل کے پاس گیا تھا۔ اور وہ بھی جلتی کڑھتی اسکے پیچھے چلتی آئ تھی۔

بھابھی خیریت آپ نے بلوایا تھا۔ "وہ صوفہ پہ گرنے کے انداز میں بیٹھا تھا۔ "

بہت جلدی نہیں پدھارے آپ محترم----!!!!۔ "تبسم نے اسے گھورا۔ "

وہ دھیرے سے ہنسا۔

یہ تو بھابھی آپ اپنے شوہر سے پوچھیئے--------- انہوں نے جیسے ہی مجھے "

"انفارم کیا میں دوڑا چلا آیا۔

اسکی یہ نقلی شرافت دیکھ سجل نے منہ بنایا۔

بس بس اب اپنے کیئے کا دوش میرے شوہر کو نا دیجیئے۔ "تبسم نے اسے گھور "

کر کہا۔

"چلیں نہیں دیتے آپکے شوہر کو دوش---- یہ تو بتا دیں کام کیا تھا۔ "

کام یہ تھا شادی ہے آپ جناب کی ---------- فکر کوئ ہوش ہے۔ "تبسم "

نے اسے لگے ہاتھوں لتاڑا۔

"کیوں کیا کردیا مجھ معصوم نے--؟؟؟؟؟۔ "

تمہاری دلہن کی تیاریوں میں کم ہلکان ہورہی ہوں ، جو اب تمہاری تیاریوں میں بھی "
"جان ہلکان کروں۔

نا نا بھابھی یہ بات نا کرنا یہ صرف اگر میری دلہن کی شاپنگ ہوتی تو آپ بلکل نا "
لیتی حصہ ان کاموں میں ،یہ تو آپکی بہن کی شادی ہے اسی لیئے آپ حصہ زرا بڑھ
چڑھ کر لے رہی ہیناس۔ "غازوی کی آنکھوں میں شرارت ناچ رہی تھی۔

کچھ زیادہ نہیں چل رہی تمہاری زبان۔ "تبسم نے کشن اٹھا کر اسے دے مارا۔ وہ "
پھر بھی ڈھٹائ سے ہنستا رہا۔

کھانا کھایا ہے۔ "تبسم نے سارا سامان سمیٹتے ہوئے کہا۔ "''

نہیں۔۔۔!!۔"اسنے مسکینوں والی صورت بنا کر کہا۔ "

سجل جاو ۔۔۔ غازی کو کھانا لا کر دو۔۔۔ "تبسم نے تمام چیزوں کو ترتیب سے "
اپنے ہاتھوں میں لے کر کہا۔

تم کھانا کھاو میں یہ سب بھی اوپر رکھ کر آتی ہوں ، اور آلائنہ کو بھی دیکھ کر آتی " ہوں۔ "تبسم وہاں سے جا چکی تھی۔

سجل نا چار اٹھی تھی اور اسکے لیئے کھانا گرم کر کے لائ تھی۔

"شکر۔۔۔ ہے مالک کا کہ کھانا آج کی تاریخ میں کھانا پیش کردیا آپ محترمہ نے۔ "

سجل محض اسے گھور کر رہ گئ۔

یہ شکر کریں کہ آپکے سر پہ نہیں الٹا میں نے۔ "سجل نے دانت پیس کر کہا۔ "

توبہ توبہ کس قدر چرب زبان عورت ہو تم بھلا کوئ لڑکی اپنے ہونے والے مجازی " خدا سے ایسے زبان چلاتی ہے۔ "غازی کے الفاظ تھے یا آگ گولا۔ سیدھا اسکے سینے پہ جاکر پڑا تھا۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

مجھ سے ایسے بات بلکل نا کریں ، جیسے ہمارے درمیان گھری دوستی ہو۔ "سجل " نے چڑ کر کہا۔

وہ تو کبھی نہیں ہوسکتی۔ "غازی نے نوالا بناتے کہا۔ "

"اس بات کا مجھے اچھے سے اندازہ ہے۔ مجھے کوئ خواہش بھی نہیں۔۔"

یہ نا کہو اتنا تو پتہ ہے مجھے بھی کہ خواہشیں تو بہت ہیں پر میری طرف سے نو "

"لفٹ کے بورڈ نے تمہاری نخواہشوں پہ فل اسٹاپ لگا دیا ہے۔

موصوف آپ جن غلط فہمیوں میں مبتلا ہیں اس سے خود کو باہر نکال لیں یہی " آپکے لیئے بہتر ہے۔ "سجل تبسم کو آتا دیکھ اپنا جواب اسکے منہ پہ مار کر وہاں سے جاچکی تھی۔

★★★★★★

آدم اور نیلم منال کے گھر ابھی پہنچے تھے ، منال کی ساس کو دفنا دیا گیا تھا۔ منال بے تحاشہ رو رہی تھی۔ نیلم اپنی ساس اور نندوں کے پاس جاکر بیٹھ گئ تھی۔

ہائے اس ظالم آدمی نے مار دیا اپنی ماں کو یہ مجھے بھی مار دے گا۔"منال نے " بین کرتے کہا۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

منال تڑپ کر بین کرنے لگی ، اسکے الفاظ سن کر ہر کوئ ہکا بکا تھا۔ کچھ دیر بعد محفل میں بیٹھی عورتیں چہ مگوئیاں کرنے لگی تھیں۔

رفتہ رفتہ لوگ اپنے گھروں کو جانے لگے۔ جب آدم اندر آیا اور منال اٹھ کر اسکے سینے سے لپٹتی مزید رونے لگی تھی۔ منال کی حرکت پہ نیلم اپنا پہلو بدل کر رہ گئ تھی۔ پر باقی سب کو اس بات سے شاید کوئ فرق نہیں پڑھا تھا۔

آدم میں نے کہا تھا ناں وہ درندہ ہے---- تم نہیں مانے دیکھو اس نے اپنی "
"ماں کا بھی قتل کر دیا----- اب میں نہیں رہوں گی اس خونی کے ساتھ۔

منال کا شوہر جو ابھی اندر آیا تھا۔ منال کے الفاظ اسکے کانوں سے ٹکرائے تو اسکے پیروں تلے سے زمین کھسک گئ۔ وہ یکدم بھڑکا اور اسکی طرف لپکا۔

کیا بکواس کر رہی ہو ، امید نہیں تھی تم سے مجھے اس قدر گری ہوئ حرکت کی۔ "
"تم مجھ پہ میری ماں کے قتل کا الزام لگا رہی ہو۔ شرم آنی چاہیئے تمہیں منال۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

بہت خوب محترم-------- !!!!اپنی مانں کا بے رحمی سے قتل کرتے تمہیں" شرم آئی ، جو اب حقیقت بتاتے مجھے شرم آئے---- اور تم اپنی ماں کے قاتل ہو یہ الزام نہیں حقیقت ہے۔"منال نے حقارت بھری نظ اپنے شوہر کے وجود پہ ڈال کر کہا۔

آدم بھائی اس کو دیکھیں یہ کیا بکواس کر رہی ہے۔"نیلم کے شوہر نے تڑپ " کر کہا۔

آدم اسکی باتوں میں نا آنا یہ ایک انتہائی شاطر آدمی ہے۔ "منال کو سب " پریشانی سے دیکھ رہے تھے اور آخرکار وہ جو کچھ چاہتی تھی وہ ہوگیا وہ لوگ واپسی میں منال کو ساتھ لے گئے۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

******

وہ لوگ گھر واپس آچکے تھے۔ منال اپنی امی کے گھر واپس آ آچکی تھی۔ نیلم بیٹھی کب سے یہی سوچ رہی تھی کہ کیا سچ مین اسکے شوہر نے اپنی ماں کا قتل کیا ہے۔ وہ انہیسوچوں میں گم تھی کہ آدم کمرے میں آیا۔ نیلم نے اسے بغور دیکھا۔

بہت خوش ہونگے آج تو آپ۔ "نیلم کا لہجہ طنزیہ تھا۔ "

کیوں کیا آج کوئ خاص بات ہوئ ہے جس پہ مجھے خوش ہونا چاہیئے۔ "آدم نے" اپنے آستین فولڈ کرتے کہا۔

ہاں۔۔۔۔۔۔ ہوئ تو ہے۔ "اسنے جانچتی نگاہوں سے آدم کو دیکھتے کہا۔"

اچھا۔۔۔۔ میری نظر میں تو ایسا کچھ نہیں ہوا۔ "وہ اسکے پاس آکر بیٹھا تھا۔ "

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

"اتنا انجان بھی ہونا اچھا نہیں ہوتا۔ "

"ایسی کیا بات ہوگئ، بتا دو تم خود ہی۔ "

چلو اتنی ضد کرتے ہو تو بتا ہی دیتی ہوں۔۔۔۔ منال آگئ ہے اب تو واپس اور" اپنے شوہر سے طلاق بھی مانگ رہی ہے خیر۔۔۔ اسکو تو طلاق مل ہی جائے گی۔

پر میں پوچھنا یہ چاہ رہی تھی۔کہ وہ مجھ پر سوکن کی صورت عائد کی جائے گی۔۔۔۔یا پھر۔۔۔۔۔آپ مجھے طلاق دیں گے۔"

وہ جو سنجیدگی سے اسکی بات سن رہا تھا۔ اسکے آخری الفاظ سن کر آدم کے ماتھے پہ شکنوں کا جال بچھا تھا۔ اور وہ یکدم اسپہ بھپرا تھا۔

"بکواس بند کرو نجانے کس نے تمہارے دماغ میں یہ خناس بھرا ہے۔"

"یہ خناس کسی نے نہیں بھرا۔۔۔۔ میرے دماغ میں یہ آپکی عنایت ہے۔آپکے انداز نے میرے اندر یہ خناس بھرا ہے۔"وہ اسکی نظروں سے نظریں ملا کر گویا ہوئ۔

"ایسے کیا انداز دیکھ لیئے ، تم نے میرے۔"آدم نے اسکے بازو کو اپنی مضبوط گرفت میں جکڑا۔

"یہ خود سے پوچھیں مجھ سے نا پوچھیں۔۔"اسنے اپنا ہاتھ چھڑوانے کی کوشش کی۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

نیلم۔۔۔۔۔۔ آخری بار بہت طریقے سے سمجھا رہا ہوں۔ مجھے بلکل نہیں پسند "

جب تم ایسی جاہل عورتوں کی طرح بی ہیو کرتی ہو۔ شدید زہر لگتی ہو۔ "آدم نے

دبے دبے انداز میں غرا کر کہا۔

سہی کہا آپ نے ۔۔۔۔۔۔ اب میں تو آپ کو جاہل بھی لگوں گی، اور زہر "

بھی۔۔۔اور۔۔۔۔۔ شاید ہوسکتا ہے کچھ دنوں میں ۔۔۔۔۔۔۔ آپ کو میں قاتل

بھی لگنے لگوں۔ "اسنے بکھرے سے لہجے میں کہا۔

کیا ہوگیا ہے تمہیں۔۔۔۔ ؟؟؟؟۔ "وہ اسکے انداز و اطوار دیکھ کر حیران تھا۔ "

"ہاں یہ بھی کہہ دو کہ نیلم تو پاگل ہوگئ ہے۔ "

اگر تمہاری حرکتیں ایسی ہی رہیں تو وہ نوبت بھی جلد پیش آجائے گی۔ "آدم نے "

اسے ہلکا سا کھینچ کر اپنے پہلو میں لٹایا۔

نیلم اس دن جو کچھ ہوا میں وہ سب بھول کر تم سے دوستی کرنا چاہتا ہوں۔ اور "

میں امید کرتا ہوں ، تم بھی ایسا کرو گی۔ "آدم نے اسکے گال سہلا کر کہا۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

سب سمجھ آرہی ہے مجھے ، ایسا سوچنا بھی مت کہ تمہاری جھوٹی محبت کے " جھانسے میں آکر--- میں تمہارے من کی مراد پوری کرونگی، آج میں نے تمہیں اپنا جسم نہیں سونپنا۔ "اسکے الفاظ تھے یا پگھلا ہوا سیسہ --- آدم کا ہاتھ جارہانہ انداز میں اسکے گال پہ پڑا تھا۔

وہ نیلم کے بال مٹھی میں دبوچتا اسکے کان کے پاس اپنے ہونٹ لے جاکر غرایا تھا۔

" اپنی زبان کی وجہ سے ایک دن تم خواہ مخواہ ماری جاوگی میرے ہاتھوں، اس سے پہلے کہ میں اپنا دائرہ ادب بھول جاوں--- اور تمہارے ساتھ کچھ الٹا سیدھا کر بیٹھوں" ، کوشش کرو کے ایسی نوبت نا آئے۔

نیلم نے زخمی نظروں سے اسے دیکھا ، اور بنا کچھ کہے اسکی گرفت سے اپنے بال آزاد کراتی مڑگئ تھی۔ چند خاموش آنسو اسکے تکیہ میں جذب ہوگئے تھے۔

****

غازی اور سجل کی شادی بلکل سر پر آن پہنچی تھی۔ آج کل تو تبسم کے پاس بلکل فراغت میسر نہیں تھی۔ وہ الجھی بکھری حالت میں کبھی کس کام کو دوڑ لگاتی اور کبھی کس کام کو ابھی بھی وہ لگی آلائنہ کو میش پوٹیٹوز کھلا رہی تھی۔ جب صالح روم میں آتا دکھا تھا۔

باباکا بے بی کیا کھا رہا ہے۔ "صالح نے آلائنہ کو اپنی طرف متوجہ دیکھ کر کہا۔ "

باباکی بیٹی کھانا کھا رہی ہے، اور اسکے بابا نے اپنی بیٹی کا مائنڈ ڈسٹریکٹ کر کے رکھ " دیا ہے۔ اب مما کو دوبارہ محنت کرنی پڑے گی۔ "تبسم نے منہ بنایا۔

صالح کی آنکھوں میں شرارت ناچی تھی۔

ہمم ٹھیک کہہ رہی ہو بس میں اپنی بیوی کا مائنڈ ڈسٹریکٹ نہیں کر پاتا باقی سب " "کو بہت آسانی سے ڈسٹریکٹ ہوجاتے ہیں۔

تبسم نے اسے گھورا تھا۔

اب اتنی آسان بات تو نہیں آپکی بیوی کو ڈسٹریکٹ کرنا۔۔۔"!۔ "

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

اچھا ایسی بات ہے۔ "وہ اسکی طرف جھکا تھا۔ "

جی بلکل ایسی ہی بات ہے۔ "تبسم نے آنکھیں مٹکائی۔ "

وہ مسکراتا دھیرے سے اسے گردن سے تھامتا اسکے لبوں پہ جھکا تھا۔ چند لمحوں بعد جب وہ اس سے دور ہوا، تو گلال ہوتا چہرہ جھکائے بیٹھی تھی۔ ہونٹوں پہ اسکے شرمیلی سی مسکان رقص کر رہی تھی۔ صالح اسکا حال دیکھ کر ہنسا تھا۔

ابھی چند لمحے پہلے کوئی بڑا اٹھلا اٹھلا کر کہہ رہا تھا۔ کہ اسے ڈسٹربٹ کرنا کوئی " آسان بات تھوڑی ہے۔ پر------ اب دیکھو وہی لڑکی سب بھلائے سر جھکا کر بیٹھی ہے۔ "اسنے تبسم کے ہاتھ تھامے تھے۔

تبسم نے زرا سی پلکیں اٹھا کر صالح کو دیکھا تھا۔

تم بہت خوبصورت ہو تبسم، جس حال میں بھی ہو تم سیدھا میرے دل میں " اترتی ہو۔ "اسکا لہجہ بے حد مخمور تھا۔

جھوٹے۔ "تبسم نے ناک سکوڑ کر کہا۔ "

مجھ سا سیدھا سادہ شریف آدمی تمہیں جھوٹا لگتا ہے؟؟؟۔ "صالح نے آنکھیں دکھا کر پوچھا۔

سیدھا۔۔۔۔ سادہ ۔۔۔۔۔ شریف اور آپ۔۔۔ ہاہاہاہا۔ "اسکا قہقہ بے ساختہ تھا۔

اس میں اتنا گلا پھاڑ کے ہنسنے والی کیا بات۔ تم میری اچھاي سے جیلس ہو رہی ہو ناں۔ "صالح نے اس خشگمین گاہوں سے گھورا۔

سوری۔۔۔۔۔۔ آپ تو مائنڈ ہی کر گئے۔۔۔ "اسنے اپنی ہنسی بہ مشکل روکتے کہا۔ ہنسی روکنے کی وجہ سے اسکا چہرہ مکمل طور پہ سرخ ہو رہا تھا۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

★★★★★★★

اٹھو مجھے واشروم جانا ہے"۔ اسنے آدم کو زور زور سے ہلایا۔ وہ جو گہری نیند میں غرق تھا۔ ہڑبڑا کر اٹھا تھا۔ اور محترمہ کو خونخوار نظروں سے گھورا تھا

"کیا موت پڑی ہے"۔ آدم نے نیند سے بوجھل ہوتی آواز میں پوچھا۔

"واشروم جانا ہے اٹھو"۔ رونی صورت بنا کر کہا۔

"تو جاؤ مرو کیا پوری عوام کو ساتھ لے کر جاؤ گی"۔ اسنے چڑ کر کہا۔

"واشروم کتنا دور ہے ہمارے کمرے سے بیچ میں اتنے سارے اونچے اونچے درخت ہیں ، اور پھپھو بتا رہی تھیں کہ جن ون بھی ہیں یہاں"۔ اسنے معصومیت سے کہا۔

"بے فکر ہو جاؤ تم جیسی چڑیل کا کچھ نہیں بگاڑنے والے جن"۔ آدم بیڈ سے اترتے تمسخر سے گویا ہوا۔

Visit website For More Novels

"اب تم کیا یہیں کھڑے رہو گے چلو نا جلدی کرو"۔ وہ جھنجھلا کر بولی۔

www.urdunovelbank.com

"چلیئے محترمہ شہزادی صاحبہ"۔ آدم نے اسکے جلدی مچانے پہ چڑ کر کہا۔

، وہ دونوں کمرے سے نکل کر درختوں بی جل کر نکلے۔ نیلم اپنی ناراضگی بھلائے آدم کا بازو دبوچے اسکے ساتھ چل رہی تھی۔ رات کا اندھیرا درختوں وحشت ناک

سایہ۔ ہر چیز اسے خوفزدہ کرنے میں شاید محو تھی۔ وہ واشروم سے نکلی تو آدم سامنے کہیں بھی نہیں تھا۔ اسے یکدم ارد گرد کے ماحول سے خوف آیا۔

آدم۔۔۔!!!۔ "اسنے سرسراتی آواز میں آدم کو پکارا۔ "

اسکے کئ بار پکارنے پہ بھی وہ سامنے نا آیا تو اسکی آآنکھوں میں آنسو چمکنے لگے اس سے پہلے کے وہ باقاعدہ رونے کا شغل فرماتی۔ اپنے عقب سے اسکی آواز سن کر وہ بدک کر مڑی تھی۔

کہاں چلے گئے تھے آپ۔۔۔؟؟؟۔ "نیلم نے منہ بسور کر پوچھا۔ "

وہ ادھر بھینسو کے تبیلے کے پاس گیا تھا۔ آوازیں آرہی تھی اس سمت سے تو" "دیکھنے گیا تھا۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

چلو روم میں چلیں۔ "آدم نے اسکے گرد محبت سے بازو باندھ کر کہا۔ "

نیلم نے اسکے بدلے انداز دیکھ کر حیرت سے سر جھٹکا۔

وہ دونوں کمرے میں آئے۔ نیلم سونے کے لیئے واپس لیٹنے لگی تھی۔کہ آدم کو کمرے کے بیچ و بیچ پریشان کھڑا پایا۔

کیا ہوا اب سوجائیں۔ "نیلم نے قدرے نرمی سے کہا۔ "

ہمم۔۔۔ وہ سجل کی شاری ہے دو ہفتے بعد۔ "آدم نے بیڈ پہ لیٹتے بتایا۔ "

کیا سجل کی شادی ہے سچ میں۔۔۔، کس سے ہورہی ہے اسکی شادی مجھے بھی جانا ہے۔ "نیلم چھک کر اسکی طرف پلٹی تھی وہ اسکے چہرے پہ گہری مسکان دیکھ کر دھیرے سے مسکایا تھا۔

شادی کس سے ہے یہ تو ایک سرپرائز ہے تمہارے لیئے پر ہاں اتنا بتا دوں کل " شام تک ہم کراچی کے لیئے نکلیں گے۔ "آدم نے نرمی سے بتایا۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

کیا سچی۔۔۔۔۔ !۔ "اسنے خوشی سے دمکتے چہرے سمیت کہا۔ "

چلو اب سوجاؤ ۔ "آدم نے اپنی آنکھیں موند کر کہا۔ "

وہ میرا تو سامان بھی پیک نہیں۔۔۔۔۔۔ اور ۔۔۔۔۔ میں نے تو کوئی شاپنگ " بھی نہیں کی۔ "نیلم نے دھیمی آواز میں کہا۔

"پیکنگ کل کر لینا۔۔۔اور شاپنگ کراچی جاکر کر لینا چلو اب سو جاؤ۔ "

اچھا پھر ٹھیک ہے۔ "نیلم نے دھیرے سے ممنا کر کہا۔اور وہیں اسکے بلکل " قریب آنکھیں موند کر لیٹ گئ۔

آدم نے ایک نظر اسے دیکھا ، اور دھیرے سے اسے اپنے سینے سے لگا لیا۔

فکرمندی کے سائے اسکے چہرے پہ اب بھی عیاں تھے۔

Visit website For More Novels

★★★★★★★★

www.urdunovelbank.com

اگلے دن شام میں آدم ۔۔۔ نیلم کو لیکر نکل گیا تھا آدھا راستہ پیدل چل کر وہ دونوں گاڑی تک پہنچے۔ آدم نے گاڑی کا فرنٹ ڈور کھولا وہ بیٹھی۔ ایک نو عمر لڑکا غالبا سامن ڈگی میں رکھ رہا تھا۔ وہ لڑکا سامان دے کر ہٹا تو آدم نے اسے چند پیسے

دیئے۔ پیسے لیکر وہ وہاں سے چلا گیا۔ آدم بھی گاڑی میں آکر بیٹھا۔ اور کچھ ہی دیر میں وہ لوگ کچی سڑک عبور کر کے پکی سڑک کی سمت آگئے تھے۔ اب بھی چاروں سمت اونچے اونچے پہاڑ موجود تھے۔ شام کے پانچ بج رہے تھے۔ نیلم سر گڑی کھڑکی کے ساتھ ٹکائے سامنے چلتے نظاروں کو انجوائے کر رہی تھی۔

آدم--- آدم گاڑی روکیں-- "نیلم کے انداز پہ آدم نے ہڑبڑا کر گاڑی روکی۔ "

"کیا ہوا--؟؟؟؟- "

"مجھے وہاں جانا ہے۔ اس بہاڑ پہ- "

آدم نے اس سمت دیکھا۔

نہیں نیلم ابھی نہیں اس پہاڑ پہ چڑھنے میں وقت لگے گا--- اور ہمیں اندھیرا ہونے سے پہلے شہر کی سڑک تک پہنچنا ہے۔ "آدم کے منع کرنے پہ نیلم نے منہ بنایا تھا۔

"کیا ہوجائے گا اگر میں ایک پانچ منٹ کے لیئے وہاں چلی جاؤں۔ "

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

اسکے شکوہ پہ آدم نے اس نرمی سے تکا، اور سر کو دھیرے سے اثبات میں جنبش دیتا گاڑی سے اترا تھا۔ وہ بھی ہنستے ہوئے اتری تھی۔

وہ دونوں بہ مشکل اوپر پہاڑ تک پہنچے تھے۔ پر جب وہ دونوں چوٹی پہ پہنچے تو دونوں کے ہونٹوں پہ ایک دلفریب سی مسکان پھیل گئ۔

وہاں کا منظر اسقدر دلفریب تھا کہ دونوں کئ لمحوں تک اس منظر کو دیکھتے رہے۔

میں اکثر یہاں آتا رہتا ہوں۔ "آدم نے اسے نرسے لہجہ میں بتایا۔ "

اچھا۔۔۔ مجھے تو کبھی نہیں لائے یہاں، کہ مجھے بھی اپنا گاؤں دکھا دو کبھی اتنی "توفیق نا ہوئ۔

"مجھے لگا شاید تمہیں یہ جگہ پسند نا آئے۔ "

ارے اتنی پیاری جگہ بھلا مجھے کیونکر پسند نہیں آئے گی۔ "نیلم خفا ہوتے کہا۔ "

ابھی وہ دونوں لگے آپس میں بات کر رہے تھے کہ انکے عقب سے معصوم سی نسوانی آواز برآمد ہوئ۔ دونوں نے ایک ساتھ مڑ کر دیکھا۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

" ارے سر جی آپ بڑے دنوں بعد یہاں آئے ہیں۔ میں آپکا اتنا انتظار کر رہی تھی۔ "اس لڑکی کا انداز عزت سے پر تھا۔

نیلم اسکا گول مٹول چہرہ دیکھ کر مسکرائ تھی۔ آدم بھی ہولے سے مسکایا تھا۔

" پیپر ہوگئے آپکے---؟؟؟۔ "آدم نے سنجیدگی سے پوچھا۔

" کب کے سر جی۔ "اس لڑکی نے چہک کر بتایا۔

" اچھا آگے داخلہ لیا۔-؟؟؟۔ "آدم کے پوچھنے پہ وہ لڑکی سر اثبات میں ہلاتی بتانا شروع ہوئ تھی۔

" جی سر جی میں نے پچھلے مہینے ہی جاکر ، شہر کے اسکول میں نائن کلس میں داخلہ لیا ہے۔ آپ ہی مجھے تیاری کروائیں گے۔"

" بلکل کرواؤں گا پر یہ تو بتاؤ ، کے سبجیکٹ کونسا لیا ہے---؟؟۔ "

" سائنس لیا ہے ۔ "

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

اوہ پھر تو شاید میں نا پڑھا پاؤں---- کیونکہ میرا تو کبھی سائنس سے واسطہ ہی "
"نہیں پڑا۔

سر جی پلیز ایسے نا بولیں ، میں کیسے یہ امتحان پاس کرونگی۔ "اسکے لہجہ سے اسکی "
فکرمندی عیاں تھی۔

اگر آپ ہمارے گھر آسکو تو میں ںڑھا دونگی۔ "نیلم نے اسے آفر کی۔ "

آپ پڑھائیں گی مجھے۔ "وہ یکدم خوش ہوئ۔ "

"ہاں میں پڑھاؤں گی۔ "

شکریہ میں آجاؤں پھر کل سے۔ "اسنے جوش میں پوچھا۔ "

کل سے --- نہیں ابھی تو ہم کراچی جا رہے ہیں۔ جیسے ہی واپسی ہوگی ، ہم "
انفارم کردیں گے۔ "آدم کے سنجیدگی سے بتانے پہ اس نے سر سمجھنے کے انداز
میں سر ہلایا۔

اچھا پھر میں چلتی ہوں ، وہ۔۔۔۔۔ سر جی میری بہن آپکو سلام دے رہی تھیں۔ "وہ جاتے جاتے مڑی تھی۔

وعلیکم اسلام۔ "اسنے کچھ خجل ہوکر کہا۔ "

نیلم نے غور آدم کو دیکھا، وہ لڑکی نیلم کو دیکھ کر ہلکا سا مسکائ تھی۔ "

وہ میری بڑی بہن ہیں ناں بڑی خوبصورت ہیں۔ شادی نہیں ہوئ انکی۔۔۔۔ سر" جی کو بڑا پسند کرتی ہیں۔ "اس لڑکی کی بات پہ نیلم بہ مشکل مسکائ تھی۔

آمنہ ۔۔۔ امی گھر پہ بلا رہی ہیں۔ "اسکی بڑی بہن تھی شاید نقش دونو کے بہت ملتے تھے۔ آدم کو دیکھ کر اسکے چہرے پہ ایک شرمیلی سی مسکان آئ تھی۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

اوہ۔۔۔ کیسے ہیں سر جی آپ۔۔۔؟؟؟۔ "اسکا لہجہ بہت دھیما اور آنچ دیتا ہوا تھا۔

میں ٹھیک ہوں۔ :آدم نے دو ٹوک لہجہ میں جواب دیا تھا۔ "

یہ آپکی۔۔۔ بہن ہیں۔ "اسنے نیلم کو دیکھ کر پوچھا۔ "

نہیں بیوی ہوں انکی۔ "نیلم نے خود ہی مسکرا کر بتایا۔ "

،اس لڑکی کا رنگ اڑا تھا۔ اسنے بے یقینی کے عالم میں نیلم کو اور پھر آدم کو دیکھا اسکی بہن کا بھی منہ کھلا تھا۔

اور پھر وہ دونوں وہاں سے چلی گئ نیلم کا دل مزید آدم سے برا ہوگیا تھا۔

اسنے سوچ لیا تھا، وہ بھی اب خود کو بے پرواہ ظاہر کرے گی۔ مزید وہ اس شخص کے آگے اپنا آپ ذلیل نہیں کرسکتی تھی۔

وہ دونوں واپس گاڑی کی سمت جانے لگے تو اسنے اپنے لہجہ میں مصنوئ شوخی لاکر بات شروع کی۔

توبہ توبہ کیسے میسنے آدمی ہو تم میں تو تمہیں بڑا ہی سیدھا انسان سمجھتی تھی"۔ نیلم اسکے پیچھے پہاڑ سے اترتی کانوں کو ہاتھ لگا کر توبہ کرتی بولی۔

بہت بکواس کرتی ہو"۔ وہ اسکی بات پہ خفت سے سرخ ہوتے چہرہ پہ ہاتھ پھیر " کر بولا۔

"ارے میں بھی بولوں ، مجھ جیسی حسین لڑکی تمہیں نا بھائ ، جب یہاں تم پہ اسقدر خوبصورت گول مٹول لڑکیاں لائنیں مار رہی ہیں تو تمہیں مجھ جیسی سے کیا غرض"۔ وہ ہاتھ نچا کر کہتی ، اپنی رفتار تیز کرنے کی غلطی کر گئ تھی۔ یکدم پہاڑ پہ موجود چھوٹے سے پھتر میں اسکا پیر رپٹا اور وہ سیدھا اسکی پشت پہ گری تھی۔ اسنے یکدم خود کو سنمبھالا تھا ، نہیں تو وہ بھی اسکے ساتھ اس اونچے پہاڑ سے منہ کے بل گرتا اور شاید نہیں یقیناً وہ دونوں بہت زیادہ زخمی ہوتے۔

پاگل ہو"۔ آدم کی مضبوط بانہوں میں کھڑی وہ ڈر سے آنکھیں میچیں کھڑی تھی۔ کہ یکدم اسکی کرخت آواز اسکے کانوں میں پڑی اسنے یکدم آنکھیں کھول کر اسے دیکھا۔

بچ گئے"۔ اسنے گہرا سانس لیتے کھسیانی سی ہنسی ہنس کر کہا۔ اور وہ محض اسے گھور کر رہ گیا۔

انتہائ پاگل ہو تم۔ "اسکی بات پہ نیلم کی آنکھوں میں آنسو چمکے تھے۔ "

پاگل ہی تو ہوں میں۔ "نا چاہتے ہوئے بھی شکوہ اسکی زبان سے پھسلا تھا۔ وہ اسے خود سے دور کر کے پہاڑ سے اتر گئ تھی۔ وہ بھی اسکے پیچھے ہی اتر آیا تھا۔

★★★★★★★★★

وہ دونوں پرسوں کے کراچی پہنچ چکے تھے۔ نیلم اپنی امی کے ہاں سیدھی آئ تھی۔ اسوقت وہ سجل کے ساتھ بیٹھی اسکے سامان کی پیکنگ کر رہی تھی۔ کچھ دیر میں انہوں نے شاپنگ کے لیئے نکلنا تھا۔ سجل بیٹھی اسکے پاس الگ اپنے رونے رو رہی تھی۔ نیلم جو اپنا رونا اسکے آگے رو کر فارغ ہوئ تھی اب اسے بیٹھی تسلیاں دے رہی تھی۔

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

سب ٹھیک ہوجائے گا تم پریشان نا ہو۔ "نیلم نے اسے تسلی دی۔ "

کیسے سہی ہوجائے گا سب ، نیلم جو کچھ ہوا ہے اسکے بعد تو امید ہی نہیں کچھ سہی ہونے کی۔ "سجل نے تنگی پہ اپنا سر پٹخ کر کہا۔

"پریشان نا ہو۔۔۔۔بس اچھے کی امید رکھو۔ "

میں سوچ رہی ہوں ، اس شادی سے انکار کر دوں۔ "سجل نے اپنے نادر خیالات سے نیلم کو بھی آگاہ کیا۔

پاگل ہوگئ ہو ، ابھی آخر موقع پہ آکر تم ایسی فضولیات بک رہی ہو کچھ تو ہوش کے ناخن لو۔"

"تو پھر میں کیا کروں ، تم ہی بتاؤ۔ "

"سکون سے بیٹھ جاؤ ، شادی کے بعد سب بہتر ہو جائے گا۔"

کیسے بہتر ہو جائے گا ، اور یہ تم کہہ رہی ہو شرم کرو اپنی تو تم نے خراب کردی ہے۔"

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com

اب یہ بھی ضروری نہیں کہ جیسا میرے ساتھ ہو رہا ہے ، ویسا تمہارے ساتھ بھی ہو۔"

"اور اس بات کی کیا گیرینٹی ہے کہ میرے ساتھ سب بہتر ہو۔ "

"بس کردو سجل ناکرو پاگل پنے کی باتیں کچھ ہوش کرو۔ "

نیلم ے چڑ کر کہا۔

دفعہ ہوجاؤ ، کسی کام کی نہیں تم۔ "سجل کے چڑ کر کہنے پہ نیلم نے افسوس سے اسے دیکھا۔

میں وہی ہوں ، جسکے آگے ابھی تم بیٹھ کر اپنے رونے رو رہی تھی۔ "نیلم نے اسے گھورا۔

بس کردو اب زیادہ احسان نا جتاؤ۔ "سجل نے خفا ہوتے کہا۔"

اٹھو جاؤ تیار ہوجاؤ ، پھر چلتے ہیں ، شاپنگ پہ۔ "نیلم بے سامان سمیٹتے کہا۔ "

"میں نے نہیں جانا ، تم چلی جاؤ۔ "

کس کے ساتھ جاؤنگی میں۔ "نیلم نے اسے گھورا۔ "

اپنے میاں کے ساتھ جاؤ۔ "سجل نے خفا خفا سے لہجے میں کہا۔ "

ٹھیک ہے نا جاؤ۔ "نیلم نے بھی آنکھیں گھما کر کہا۔ "

تھوڑی دیر بعد دونوں کی صلح ہو چکی تھی۔ بور دونوں پورے چھ گھنٹے تک مارکیٹ میں پھرتی رہی ہیں۔

★★★★★★★★

جاری ہے

بقیہ آخری قسط میں

Visit website For More Novels
www.urdunovelbank.com